سلسلة المطبوعات من الادارة السلفية

اردو ترجمہ

التحذير من البدع

تالیف

سماحة الشيخ عبد العزیز بن باز حفظه الله

الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد بالرياض

www.KitaboSunnat.com

قامت بطبعها:

ادارة السلفية للترجمة والتاليف (حاجی آباد) فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المطبوعات من ادارة السلفية (٥)

اردو ترجمہ

التحذیر من البدع

۱۔ معراج کی رات خاص اہتمام کا حکم
۲۔ شعبان کی پندرھویں رات کو لوگوں کا عبادت کیلیے اکٹھا ہونا۔
۳۔ ایک جھوٹے وصیت نامے کی حقیقت

www.KitaboSunnat.com

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ
الرئیس العام لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد الریاض

قامت بطبعھا

الادارۃ السلفیۃ للترجمۃ والتالیف حاجی آباد فیصل آباد (پاکستان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التحذیر من البدع

بار — اول

تعداد اشاعت — ایک ہزار

طابع — الادارۃ السلفیۃ
حاجی آباد، فیصل آباد

مطبع — فالکن پرنٹنگ پریس
لاہور

۹۹۔۔۔جے ماڈل ٹاؤن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توزیع
مکتبہ دعوۃ الاسلامیہ
پاکستان

پیش لفظ

جو جرم توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے ان میں سے شرک اور بدعت سرفہرست ہیں۔ شرک تو اس لیے کہ مشرک اللہ کے علاوہ کسی اور کو مالک الملک کی وحدانیت کے برابر لانے کی ناکام کوشش کرتا ہے اور بدعت اس لیے کہ بدعتی اپنے عمل سے یہ تاثر دیتا ہے کہ دین نامکمل تھا اور اس نے دین میں یہ اضافہ کر کے اسے مکمل کیا ہے یعنی شریعت سازی کی مساعیٔ ناتمام کا دوسرا نام بدعت ہے۔ ہماری ناکامی و نامرادی کی اصل وجہ یہی ہے کہ ہم کتاب و سنت کے چشمۂ صافی کی بجائے شرک و بدعت کے گندے تالاب سے اپنی تشنگی دُور کرتے ہیں۔ میلاد، معراج اور نصف شعبان کی رات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے جس کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر چند ہی سالوں سے ایک اور بدعت نے سر نکالا ہے کہ ایک جھوٹا وصیت نامہ شائع کر کے تقسیم کیا جاتا ہے اور اس کے بہت سے فضائل بیان کیے جاتے ہیں۔ اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ کوئی بندۂ خدا اٹھے اور ان تمام امور کی تردید کتاب و سنت کی روشنی میں کرے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت الشیخ العلامہ عبدالعزیز بن باز کو کہ انھوں نے اپنی کبرسنی کے باوجود اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیڑہ اٹھایا اور کتاب وسنت سے ان امور کی بھرپور تردید فرمائی۔
فجزاہ اللہ خیر الجزاء!......

چونکہ ہمارے پاک وہند میں ان بدعات کا عام رواج ہے بنا بریں اُسے اُردو میں ڈھالنے کی سعادت الادارۃ السلفیہ کو حاصل ہوئی۔ ہم نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے یہ تہیہ کیا ہے کہ عرب شیوخ کے مفید مقالات کا اردو میں ترجمہ کرکے شائع کریں تاکہ ہماری قوم بھی ان سے مستفید ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اپنی رضا کے لیے عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ارزانی بخشے۔

آمین یارب العالمین

حافظ محمد اسلم
الادارۃ السلفیہ۔ حاجی آباد
فیصل آباد۔ پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ ومن اھتدٰی بھدٰہ!

حضور علیہ السلام کی پیدائش کے دن کو تہوار کے طور پر اہتمام سے منانے اور اس دن کھڑے ہو کر خصوصی سلام پڑھنے کے متعلق کئی مرتبہ سوال ہوا ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام یا ان کے علاوہ اور کسی کی پیدائش کے دن خاص اہتمام کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ تمام امور بدعت ہیں، حضور علیہ السلام یا صحابہ کرام سے اس کا ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی تابعین عظام نے اس کا اہتمام فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے:

"مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔"

"ہمارے دین اسلام میں جو بھی کسی نئے کام کا اضافہ کیا جائے وُہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میری سنت پر عمل کرو اور میرے خلفاء کے طریقہ کو مضبوطی سے پکڑو جو ہدایت یافتہ ہیں اور بدعات و خرافات سے اجتناب کرو کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہوتا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

ان دو حدیثوں میں بدعت کے ارتکاب پر سختی کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۔ "وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا"!

"میرا رسول جو چیز تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ۔"

۲۔ "فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذاب اليم"!

"جو لوگ ہمارے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں انہیں دنیا میں آزمائش اور آخرت میں دردناک عذاب سے ڈرنا چاہیے۔"

۳۔ لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجوا الله واليوم الآخر وذكر الله كثيرا۔"

"تمہارا رسولؐ تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ جو انسان اللہ سے قیامت کے دن اچھے انجام کی توقع رکھتا ہے اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہے وہ یقیناً رسولؐ کی سنت پر عمل کرے گا۔"

۴۔ اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضیت لکم الاسلام دینا۔"
تمہارے لیے دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا ہے۔"

اور اس قسم کی بہت سی آیات ہیں۔ اگر اس قسم کے تہواروں کو منایا جائے تو مطلب یہ ہوا کہ اس امت کے لیے یہ دین نامکمل تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کما حقہ ہم تک نہیں پہنچایا اور متاخرین نے ان بدعات کو جاری کر کے بزعم خویش دین کی تکمیل کی ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی خرافات سے ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس سے بری ہیں، اس نے اپنے بندوں کے لیے دین کو مکمل اور اپنی نعمت کو پورا کر دیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین اسلام کو ہم تک پہنچا دیا ہے اور ایسا کوئی راستہ نہیں چھوڑا جو جنت کے قریب اور جہنم سے دور رکھنے والا ہو جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے،

"مابعث اللہ من نبی الا کان حقا علیہ ان یدل امتہ علی خیر مایعلمہ لھم وینذرھم شر ما یعلمہ لھم"

(مسلم)

"ہر نبی کا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی امت کو خیر خواہی کے کاموں کی تعلیم دے اور برے کاموں سے بچنے کی تلقین کرے۔"

اور معلوم ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل اور اعلیٰ ہیں، اور دین کو پہنچانے کے لحاظ سے کامل ہیں اور اس قسم کی محافل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اہتمام ضروری ہوتا تو ضرور بیان فرماتے اور نہ ہی صحابہ کرام یا تابعین عظام سے اس کا اہتمام ثابت ہے جب قرن اولیٰ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا تو واضح ہے کہ دینِ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ان امور سے ہے جو بعد کی پیداوار ہیں۔ جو چیز بھی دین کا حصہ بنا کر دین میں داخل کر دی جائے وہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہر خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ (مسلم)

بہترین راستہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ملتا ہے اور خیر و ہدایت کا سرچشمہ سنتِ رسولؐ ہے۔ اور بدترین وہ کام ہیں جو اپنی طرف سے اضافہ کر کے دین کا حصہ بنا دیے جائیں، اور ہر نیا کام گمراہی اور ضلالت پر منتج ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث اور آیات وارد ہیں اور علمائے امت نے بھی اس قسم کی محفلوں کا انکار کیا ہے اور دلائل شرعیہ سے ان کا ناجائز ہونا ثابت کر کے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ البتہ بعض متاخرین نے چند شروط کے ساتھ اسے جائز قرار دیا ہے، مثلاً

۱۔ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے متعلق غلو نہ کیا جائے۔

۲۔ مرد اور عورتوں کا باہمی اختلاط نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ آلاتِ موسیقی کا استعمال نہ ہو وغیرہ۔

اور انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ بدعت حسنہ ہے، شریعت مطہرہ کا یہ قاعدہ ہے کہ جس معاملے میں نزاع ہو جائے اسے کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ پہ پیش کیا جائے، جیساکہ فرمانِ خداوندی ہے:

"یایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوا الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا۔"

ایمان دارو! اللہ اور اس کے رسولؐ کا کہا مانو اور اپنے حکمرانوں کی بات کا بھی انکار نہ کرو البتہ تنازع و اختلاف کی صورت میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں حق تلاش کیا جائے، اگر تم مومن ہو اور آخرت پر تمہارا یقین ہے تو اسی طرح چلو۔ یہی مسلمان کا راستہ اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

"وما اختلفتم فی شیء فحکمہ الی اللہ۔"

جس امر کے متعلق تمہارا اختلاف ہو جائے اُسے اللہ کی طرف واپس کر دو، نبی اللہ کی شریعت میں اس کا حل تلاش کرو۔

تو ہم نے اس مسئلہ کو اللہ کی کتاب پر پیش کیا تو اللہ تبارک تعالیٰ اپنی کتاب میں ہمیں اتباعِ رسولؐ کا حکم دیتے ہیں، نیز اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اس قسم کے دنوں کا اہتمام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ یہ اس دین سے نہیں ہے جو آسمان سے اتارا گیا ہے اور جس کی اتباع کے ہم مامور ہیں، اسی طرح ہم نے اسے سنتِ رسولؐ پر پیش کیا تو معلوم ہوا کہ نہ اسے حضور علیہ السلام نے خود کیا ہے اور نہ ہی یہ صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے اور نہ ہی اس کا حکم دیا گیا ہے۔ تو معلوم ہُوا کہ یہ ان بدعات و محدثات سے ہے جو بعد میں جاری کی گئی ہیں اور انہیں دین کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ دراصل یہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے کہ وُہ بھی عیسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا دن بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔ جس انسان کو تھوڑی سی بصیرت ہے اور وُہ تلاشِ حق میں شوق رکھتا ہے اور عدل و انصاف کا چاہنے والا ہے، جانتا ہے کہ اس قسم کی محفل میلاد کا انعقاد دین سے نہیں بلکہ ان امور سے ہے جن کے ترک کرنے اور ان سے بچ رہنے کا ہمیں حکم ہُوا ہے۔ میلاد منانے والوں کی اکثریت دیکھ کر عقل مند کو دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کیونکہ حق کثرت سے نہیں بلکہ شرعی دلیل سے پہچانا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے متعلق فرمایا ہے:

"وقالوا لن يدخل الجنة الا من كان هودا او نصارى تلك امانيهم قل هاتوا برهانكم ان كنتم صدقين"

"انہوں نے کہا کہ یہود و نصاریٰ کے علاوہ اور کوئی ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ تو اُن کی دِل کی باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ کہہ دیجئے اگر تم سچے ہو تو اس دعوے کو دلیل سے ثابت کرو۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

"وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن سبیل الله۔"

"کہ اگر تو اکثریت کی بات مانے گا تو یہ تجھے ضرور اللہ کے راستہ سے روک دیں گے۔"

پھر اس قسم کی محفلیں بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ منکرات و فواحش پر مشتمل ہوتی ہیں، مردوں اور عورتوں کا باہمی اختلاط، گانے بجانے اور آلاتِ موسیقی کا استعمال، شراب اور دیگر منشیات کا استعمال اس پر مزید ہے۔ بسا اوقات تو شرکِ اکبر کا بھی ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی مدح و تعریف میں غلو، اولیاء اللہ سے مدد طلب کرنا اور عقیدہ رکھنا کہ وہ غیب دان ہیں۔ اس قسم کے دیگر امور کفریہ ان محفلوں میں انجام دیئے جاتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ سے صراحتاً آیا ہے:

"ایاکم و الغلو فی الدین فانما اھلک من کان قبلکم الغلو فی الدین۔"

www.KitaboSunnat.com

"دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری حدیث میں ہے:

"لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہ"

"میری تعریف کے وقت حد سے تجاوز نہ کرو جیسے عیسائیوں نے عیسٰی بن مریم کو خدا کا بیٹا بنا دیا میں اس کا بندہ ہوں اس لیے اس کا بندہ اور رسول کہو"

یعنی مجھے اس قدر مت بڑھاؤ جیسا کہ نصاریٰ نے ابنِ مریم کو بڑھا دیا، میں تو صرف بندہ ہوں مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا جائے اور پھر یہ عجیب بات ہے کہ اکثر لوگ اس قسم کی محفلوں میں حاضری کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے حقوق و فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ ایمان کی کمزوری اور خداداد بصیرت کی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہم عافیت چاہتے ہیں۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کی محفلوں میں بنفسِ نفیس تشریف لاتے ہیں اور اسی لیے یہ لوگ سلام پڑھتے ہوئے اور اہلاً وسہلاً کہتے ہوئے تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ سب سے بڑا جھوٹ اور بدترین جہالت کا نتیجہ ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قیامت سے پہلے اپنی قبر سے نہیں نکلیں گے اور نہ ہی کسی سے ملاقات کا امکان ہے اور نہ ہی وہ ان اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں بلکہ وہ تو قیامت تک اپنی قبر میں تشریف فرما ہیں اور ان کی روح پروردگارِ عالم کے پاس اعلیٰ علیین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

"ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون"

اور حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"انا اول من ینشق عنہ القبر یوم القیامۃ فانا اول شافع واول مشفع"

"قیامت کے دن قبر سے میں سب سے پہلے اٹھوں گا اور سب سے پہلے سفارش کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی۔"

یہ آیت کریمہ اور یہ حدیث شریف دلالت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام فوت ہو چکے ہیں اور قیامت کے دن اپنی قبر سے نکلیں گے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو علمائے امت کے اجماع سے ثابت ہے۔ کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں۔ مسلمان کو چاہیے کہ اس قسم کے امور میں چوکس رہے اور جاہلوں نے جو بدعات و خرافات ایجاد کر رکھی ہیں ان سے اجتناب کرے۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ الا بہ!

باقی رہا پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام پر درود و سلام کا مسئلہ تو یہ نہایت ہی بابرکت عمل اور نیک کام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین امنوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔"

"اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے بھی دعاء مغفرت کرتے ہیں۔ بناء بریں ایمانداروں کو بس چاہیے کہ اللہ کے رسولؐ پر درود وسلام بکثرت پڑھا کریں۔"

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا فرمان ہے:

"من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا!"

"جو انسان مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں!"

یہ درود وسلام ہر وقت ہی مشروع ہے۔ ہر نماز کے بعد اس کی تاکید کی گئی ہے۔ آخری تشہد میں علماء کی اکثریت کے نزدیک واجب ہے۔ اذان کے بعد اور جمعہ کے دن اور رات کو اور جب آپ کا نام لیا جائے اور اس قسم کے دیگر مواقع پر خصوصیت کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دین کو سمجھنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے اور طریقہ نبویؐ کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ارزانی بخشے اور بدعات وخرافات سے بچا رکھے۔ انہ جواد کریم وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد والہ وصحبہ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسالة الثانية

معراج کی رات خاص اہتمام کا حکم!

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ - اما بعد - اس میں شک نہیں کہ معراج اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی صداقت پر بین دلیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس آپؐ کی قدر ومنزلت کا واضح ثبوت ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کے بہت سے دلائل اس واقعہ میں پوشیدہ ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"سُبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بٰرکنا حولہ لنریہ من اٰیٰتنا انہ ھو السمیع البصیر"

"پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے لے کر بابرکت مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی، تاکہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں دکھائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے رسولؐ سے تواتراً ثابت ہے کہ وُہ آسمانوں کی طرف گئے، اور آپؐ کے لیے تمام دروازے کھول دیے گئے۔ حتیٰ کہ آپؐ نے ساتویں آسمان کو بھی عبور کر لیا اور اپنے رب سے ہمکلام ہوئے، اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کیں۔ پہلے پچاس تھیں اور آپؐ کے بار بار سوال کرنے سے پانچ رہ گئیں۔ پس یہ فرضیت کے اعتبار سے پانچ ہیں، جبکہ اجر و ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں۔ کیونکہ اللہ کے ہاں ایک نیکی کا دس گنا ملتا ہے۔ فللّٰہ الحمد والشکر۔

یہ رات جس میں معراج ہوا، احادیث اس کی تعیین کے متعلق خاموش ہیں۔ جن روایات میں اس کی تعیین کا ثبوت ملتا ہے وُہ حضور علیہ السلام سے ثابت نہیں۔ اس میں بھی کوئی اللہ کی حکمت ہے کہ لوگوں کو بھلا دیا گیا ہے۔ اگر اس کی تعیین ثابت ہوتی تو بھی مسلمانوں کے لیے جائز نہ تھا کہ عبادت و ریاضت کے لیے اسے خاص کریں یا اس رات کوئی خاص اہتمام کریں۔ کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور آپؐ کے صحابہؓ سے قولاً یا عملاً کچھ بھی ثابت نہیں۔ اگر انہوں نے کیا ہوتا تو ضرور ہم تک پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے اسلام کو ہم تک پہنچایا ہے اور امانت کو ادا کیا ہے۔ اگر یہ رات باعثِ تعظیم ہوتی تو حضورؐ ضرور پہنچاتے اور چھپا کر نہ رکھتے۔ جب کچھ بھی نہیں ہوا تو واضح ہے کہ اس کی تعظیم اور اہتمام اسلام سے نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا ہے اور نعمت کو پورا کر دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ المائدۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فرمانِ خداوندی ہے:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔"

"آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے!"

اور جو انسان دین میں کسی چیز کا اضافہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ تردید فرمائی ہے:

"ام لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم وان الظالمین لھم عذاب الیم!"

"کیا ان کے ہاں ایسے شریک ہیں جو اس طرح کی شریعت سازی کرتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی اگر انصاف کا دن نہ ہوتا تو ان کے حق فیصلہ کر دیا جاتا۔ بلا شبہ ظلم پیشہ لوگ دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔"

احادیث میں بھی بدعات سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ گمراہی تک لے جانے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد!"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے ہمارے دین میں کسی نئی چیز کا اضافہ کیا وہ مردود اور ناقابلِ قبول ہوگا!"

دوسری روایت میں ہے:

"من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد!" (مسلم)

"جو کوئی ایسا کام کرتا ہے جس پر ہماری مہر نہیں وہ رد کر دیا جائے۔"

اور آپؐ ہر خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

"اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ!" (مسلم)

(ترجمہ گزر چکا ہے)

حضرت عرباضؓ بن ساریہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک دن اس قدر موثر انداز میں وعظ فرمائی کہ دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں ہم نے کہا، اے اللہ کے رسولؐ! گویا یہ آخری اور الوداعی وعظ ہے۔ ہمیں وصیت کیجئے۔ تو آپؐ نے فرمایا:

"اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان تأمر علیکم عبد فانہ من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالنواجذ وایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة !"

" میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور اس کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اگرچہ تم پر کوئی غلام ہی حکومت کیوں نہ کرے اس کی بات کو بھی ماننا ہے۔ میرے بعد جو زندہ رہا وُہ بہت اختلاف دیکھے گا۔ اندریں حالات تمہیں میرے طریقہ اور میرے خلفاء کے راستے کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور بدعات وخرافات سے اپنے دامن کو بچائے رکھنا ہوگا۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے !"

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث آئی ہیں۔ یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین سے ثابت ہے۔ بدعت سے ڈرانا اور ڈرنا چاہیے۔ یہ دین میں ایک زیادتی ہے جسکا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا اور یہود ونصاریٰ کے ساتھ اس کو تشبیہ دی گئی ہے جنھوں نے دین میں زیادتی اور بدعات داخل کر دیں اس سے دینِ اسلامی میں نقص لازم آتا ہے اور اس کے مکمل ہونے کے باوجود اس پر اتہام ہے اور اس سے بہت بڑا فساد رونما ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے

" الیوم اکملت لکم دینکم ! "الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ احادیث رسول ﷺ کے بھی صریحاً مخالف ہے جو کہ بدعت سے ڈرانے اور اس سے نفرت کے متعلق وارد ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دلیلیں اس بدعت کے انکار، اس میں خصوصی اہتمام کرنے اور اس سے ڈرانے اور ڈرانے کے سلسلہ میں، ہم نے پیش کی ہیں وہ حق کی تلاش کرنے والے کے لیے کافی شافی ہوں گی۔ دین اسلام سے اس کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے نصیحت کرنا واجب قرار دیا ہے اور اس کا بیان کرنا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مشروع کیا ہے اور علم کو چھپانا حرام قرار دیا ہے لہٰذا میں نے اس بدعت سے اپنے مسلمان بھائیوں کو تنبیہ کی ہے جو کہ اکثر ملکوں میں پھیل چکی ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دین کا حصہ سمجھ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ مسلمانوں کے حالات درست فرمائے اور ان کو دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ ہمیں اور ان کو حق اختیار کرنے کی اور اس پر ثابت قدمی کی نیز اس کے خلاف سے بچنے (کہ جو اس کا مخالف ہو، وہی اس سے بچ سکتا ہے) کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وآلہ وصحبہ۔

---

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسالۃ الثالثۃ

شعبان کی پندرھویں رات کو لوگوں کا عبادت کیلئے اکٹھا ہونا

الحمد للہ جس نے ہمارے لیے دین کو مکمل کیا اور ہم پر اپنی نعمتوں کو پورا کیا۔ درود وسلام ہو اللہ کے نبی اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا" (المائدۃ)

میں نے تمہارے لیے دین کو مکمل اور نعمت کو پورا کر دیا اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ!" (الشوریٰ)

"کیا ان کے لیے ایسے شرکاء ہیں جنھوں نے ان کے لیے نیا دین تیار کیا جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی؟"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بخاری اور مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں،

آپؐ نے فرمایا:

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز داخل کی جو اس میں نہ ہو تو وُہ قبول نہیں کی جائے گی۔"

"فی الصحیحین عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد"۔

"یعنی جو بھی ہمارے دین میں نئے کام کا اضافہ کرتا ہے وُہ کام مردود اور ناقابلِ قبول ہے"!

۲۔ اور مسلم کی روایت میں ہے:

"جس نے کوئی عمل کیا اور وُہ ہمارے عمل کے مطابق نہ ہو تو وُہ مقبول نہ ہوگا۔"

"وفی لفظ مسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد"!

"جس کام پر ہماری مہرِ ثبت نہیں ہوگی وُہ رد کر دیا جائے۔"

۳۔ وفی صحیح مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی خطبتہ یوم الجمعۃ اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ“
(ترجمہ گزر چکا ہے)

اس قسم کی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں جو اس چیز پر واضح دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا۔ اس وقت تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک پورے کا پورا دین نہیں پہنچایا اور امت کو واضح طور پر آگاہ نہ فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ باتیں اور یہ کام جائز قرار دیے ہیں اور یہ بھی واضح فرما دیا کہ اس کے بعد ہر وہ نئی چیز جس کو لوگ ایجاد کریں گے اور اسے اسلام کی طرف منسوب کریں گے وہ قولاً ہو یا فعلاً تمام کی تمام بدعات ہیں۔ اس کا گناہ اس کے ایجاد کرنے والے پر ہے، اگرچہ اس کا ارادہ اچھا ہی کیوں نہ ہو اس چیز پر صحابہ کرام رض کا اتفاق ہے اور علماء نے بھی اسی کو اختیار کیا جس نے بھی سنت کی تعظیم و بدعت کے انکار میں لکھا ہے اس نے بدعت سے خوب ڈرایا جیسے ابن وضاح والطرطوشی والوشامہ اور ان کے علاوہ۔ بدعتوں میں ایک بدعت یہ بھی لوگوں نے نکالی ہے کہ شعبان کی پندرھویں رات کا خوب اہتمام کرنا اور اس دن خصوصیت سے روزہ رکھنا تو اس کے لیے کوئی دلیل نہیں کہ جس پر اعتماد کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رات کی فضیلت میں جو حدیثیں ہیں وُہ ضعیف ہیں اور اس قابل نہیں کہ ان پر اعتماد کیا جائے اور جو نماز کی فضیلت میں ہیں وُہ تو تمام کی تمام وضع کی ہوئی ہیں جس طرح کہ اہل علم نے اس پر متنبہ کیا ہے اور ان میں سے بعض کا ہم ذکر کریں گے اور اس میں پہلے لوگوں کے کچھ آثار بھی ہیں جو کہ شام سے ہیں اور ان کے علاوہ۔

جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ اس رات کو اہتمام سے عبادت کے لیے اکٹھے ہونا بدعت ہے اور اس کی فضیلت میں جو بھی حدیثیں آئی ہیں تمام کی تمام ضعیف ہیں اور بعض موضوع ہیں۔ الحافظ ابن رجب نے اپنی کتاب "لطائف المعارف" اور اس کے علاوہ میں بیان کیا ہے۔ ضعیف حدیثوں کے ساتھ عبادات میں اس وقت عمل کیا جاتا ہے جب کہ اس کام کے لیے اس کا اصل صحیح دلیلوں سے ثابت ہو لیکن شعبان کی پندرھویں رات کے اہتمام میں کوئی صحیح اصل موجود نہیں!

اور اس قاعدے کا ذکر ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا اور میں بعض لوگوں کے اقوال اس مسئلہ میں یہاں نقل کر دیتا ہوں۔

علماء کا اجماع ہے کہ جس چیز میں بھی اختلاف ہو جائے اس کو اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر پیش کرو جس کا وُہ دونوں حکم دے دیں یا ان میں سے ایک، بس وہی شریعت ہے اس کی اتباع واجب ہے اور جو چیز ان کے مخالف ہو اسے چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا چاہیے۔ عبادات میں سے جو ان میں نہیں آئی وہ بدعت ہے، اس کو کرنا جائز نہیں، بجائے اس کے کہ اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے اور اسے محبوب سمجھا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء میں فرمایا ہے:

یایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذالک خیر واحسن تاویلا ” (ترجمہ گزر چکا ہے)

دوسری جگہ سورۃ شوریٰ میں فرمایا:

”وما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ“ (ترجمہ گزر چکا ہے)

سورۃ آل عمران میں فرمایا:

”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم“

”کہہ دیجیے! اگر تم اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے اور تمہارے تمام گناہ معاف فرما دیں گے۔“

سورۃ النساء میں فرمایا:

فلا وربک لا یؤمنون حتّٰی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسلموا تسلیما"۔

"مجھے اپنے پروردگار ہونے کی قسم ہے کہ جب تک تجھے اپنے تنازعات میں حاکم تسلیم نہ کریں ان میں کوئی بھی ایماندار نہیں ہوسکتا پھر اپنے آپ میں تیرے فیصلے پر کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور سرتاپا تسلیم کریں۔"

اس قسم کی بہت سی آیات ہیں جن سے اختلافی مسائل کا کتاب وسنت پر پیش کرنا واجب ثابت ہوتا ہے اور ان کے حکم پر راضی ہونا واجب ہے۔ یہی ایمان کا تقاضا ہے اور اسی میں لوگوں کی بھلائی ہے۔ خواہ جلدی ہو یا دیر سے اور انجام کے لحاظ سے یہی اچھا ہے۔ الحافظ ابن رجب نے اپنی کتاب "لطائف المعارف" میں اس مسئلہ کو بیان کیا جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے اور اس کے بعد یہ ہے۔ تابعین عظام جو اہل شام سے ہیں مثلاً خالد بن معدان ومکحول ولقمان بن عامر اور ان کے علاوہ۔ اس رات کو بڑا سمجھتے اور عبادت میں کافی کوشش کرتے اور انہی سے لوگوں نے اس رات کی فضیلت کے بارے میں لیا ہے۔ کہا گیا ہے، ان کو اسرائیلیات کے آثار پہنچے تھے جب ان سے یہ بات مشہور ہوگئی تو لوگوں نے اختلاف کیا اور کسی نے قبول کر لیا اور اس رات کی عظمت پر موافقت کی۔ ان میں اہل بصرہ کے کچھ لوگ اور کچھ ان کے علاوہ تھے، تاہم اہل حجاز نے اس کا سختی سے رد کیا۔ ان میں سے عطاء، ابن ابی ملیکہ اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے مدینہ منورہ کے فقہاء سے نقل کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ قول امام مالک کے بعض ساتھیوں اور ان کے علاوہ لوگوں کا ہے انہوں نے کہا کہ سب کا سب بدعت ہے۔ اہلِ شام اس رات کے بارے میں دو دھڑوں میں بٹ گئے۔

(۱) ان میں سے ایک گروہ جماعت کے ساتھ عبادت کو مستحب سمجھتا ہے جن میں خالد بن معدان ولقمان بن عامر اور ان کے علاوہ اس رات اچھے کپڑے پہنتے، خوشبو لگاتے، سرمہ ڈالتے اور رات کو مسجد میں قیام (عبادت) کرتے اور اسحاق بن راہویہ نے اس کی موافقت کی ہے اور کہا کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ قیام کرنا بدعت نہیں اور اس کو حرب الکرمانی نے نقل کیا ہے۔

(۲) دوسرا گروہ اس رات مسجد میں اجتماع کو مکروہ سمجھتا ہے، خواہ وہ نماز کے لیے ہو یا دُعا کے لیے اور اس کو مکروہ نہیں سمجھتے کہ اکیلا انسان مسجد میں نماز پڑھے اور یہ قول امام اوزاعی جو کہ اہل شام کا امام اور فقیہ عالم ہے اور یہی ان شاء اللہ صحیح اور حقیقت کے زیادہ قریب ہے۔

یہاں تک کہا امام احمد کا کوئی قول نصف شعبان کی رات کی فضیلت میں نہیں ہے۔ اس سے عید کی دونوں راتوں کے بارے میں بھی قیام کا استحباب جماعت کے لحاظ سے ثابت نہیں، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں لیکن عبدالرحمٰن بن یزید بن الاسود کے فعل کی وجہ سے استحباب ثابت کیا ہے اور وہ تابعی ہے اور اسی طرح نصف شعبان کی رات کا قیام بہ لحاظ جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم سے اور نہ ہی صحابہ کرام رضؓ سے ثابت ہے۔ تابعین میں سے ایک گروہ سے ثابت ہوتا ہے جو کہ فقہاء اہلِ شام سے ہیں۔ الحافظ ابن رجب کی کلام کا مقصد ختم ہو گیا ہے۔

اور اس میں اس نے صراحتاً بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضؓ سے نصف شعبان کی رات کے متعلق کوئی فضیلت ثابت نہیں جس کو امام اوزاعی رحمۃ اللہ نے استحباب کا درجہ دیا ہے یعنی اکیلے کا عبادت کرنا استحباب ہے اور الحافظ ابنِ رجب کا اس قول کو لینا یہ غریب اور ضعف کے درجے کو ہے۔ کیونکہ ہر وہ چیز جو کہ ادلہ شرعی سے ثابت نہیں مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کو اللہ کے دین میں داخل کرے خواہ وہ اکیلا یا جماعت کی شکل میں ہو، چھپا کر کرے یا علانیہ۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عام فرمان میں داخل ہوتا ہے:

"من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد"!

اور اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں جن سے بدعت کا انکار اور ان سے بچنے کا ثبوت ملتا ہے۔ امام ابو بکر الطرطوشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الحوادث والبدع" میں کہا ہے اور ابنِ وضاح نے زید بن اسلم سے بیان کیا ہے۔ اس نے کہا ہم نے اپنے مشائخ اور فقہاء سے نصف شعبان کی رات کے متعلق کوئی فضیلت نہیں سنی اور نہ ہی وہ مکحول کی حدیث کی طرف التفات کرتے تھے اور دوسری راتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اس کی کوئی فضیلت نہیں سمجھتے تھے۔

ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زید النمیری نصف شعبان کی رات کے اجر کو لیلۃ القدر کے برابر سمجھتا ہے۔ اس نے کہا اگر میں سنتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو اسے مارتا۔ اور زید قصے بیان کیا کرتا تھا۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ "الفوائد المجموعۃ" میں فرماتے ہیں:

"یا علی من صلی مأتہ رکعۃ لیلۃ النصف من شعبان یقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وقل ھو اللہ احد عشر مرات الا قضی اللہ لہ کل حاجۃ" الخ

"اے علی! جو نصف شعبان کی رات سو رکعات ادا کرتا ہے اور ہر رکعات میں سورہ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالی اس کی تمام حاجتیں پوری کر دے گا"

اس کے موضوع ہونے میں کوئی آدمی بھی شک نہیں کر سکتا، جو اجر اس عمل کرنے والے کو ملتا ہے اس کے سبب سے، اور اس کے سب راوی مجہول ہیں۔

یہ دوسرے تیسرے طرق سے بھی بیان کی گئی ہے لیکن تمام کے تمام موضوع اور راوی مجہول ہیں اور مختصر میں کہا ہے: "نصف شعبان کی حدیث باطل ہے"۔

اور ابن حبان میں حضرت علیؓ کی حدیث ضعیف ہے:

"اذا کان لیلۃ النصف من شعبان وقوموا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلها وصوموا نهارها"

پندرھویں شعبان کی رات کو قیام کرو اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھو"

اور روایت : مائۃ رکعۃ فی نصف شعبان بالاخلاص عشر مرات"

الدیلمی اور اس کے علاوہ کے نزدیک موضوع ہے اور اس حدیث کے تینوں طرق میں راوی ضعیف اور مجہول الحال ہیں۔

کہا بارہ رکعتیں سورہ اخلاص کے ساتھ تیس دفعہ والی روایت موضوع ہے اور چودہ رکعتوں والی بھی موضوع ہے۔

فقہاء کی جماعت نے اس حدیث سے دھوکہ کھایا جس طرح کہ صاحب الاحیاء وغیرہ اور اسی طرح بعض مفسرینؒ اس رات کی نماز یعنی شعبان کی پندرھویں رات کی، تمام عالم میں پھیل گئی ہے حالانکہ باطل اور موضوع ہے اور یہ ترمذی کی حدیث کے منافی نہیں جو حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے جس میں "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بقیع میں جانا اور اللہ کا نزول نصف شعبان کی رات کو آسمان دنیا پر۔ اس رات اللہ تعالیٰ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کو معاف کرتا ہے" مذکور ہے! دراصل بات نصف شعبان کی رات کی عبادت کے متعلق ہے جو کہ موضوع ہے۔

حضرت عائشہؓ کی حدیث میں بھی ضعف اور انقطاع ہے۔ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کی حدیث، جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے رات کے قیام کے متعلق، اس نماز کے باطل ہونے کے منافی نہیں ہے باوجود اس کے کہ اس میں ضعف ہے۔ جس طرح کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ انتہی المقصود۔

حافظ عراقی نے کہا ہے:

"نصف شعبان کی رات میں نماز والی حدیث موضوع اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے۔"

امام نووی نے کتاب المجموع میں کہا ہے:

"الصلوٰۃ المعروفۃ بصلوٰۃ الرغائب وھی اثنا عشرۃ رکعۃ بین المغرب والعشاء لیلۃ اول جمعۃ من رجب وصلاۃ لیلۃ النصف من شعبان مائۃ رکعۃ ھاتان الصلاتان بدعتان منکرتان ولا یغتر بذکرھما فی کتاب قوۃ القلوب واحیاء علوم الدین ولا بالحدیث المذکور فیھما"

"رجب کے پہلے جمعہ جو نماز "صلاۃ الرغائب" کے نام سے مشہور ہے وہ مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت ادا کی جاتی ہیں یا نصف شعبان کی رات کی نماز جو تقریباً سو رکعت پر مشتمل ہے، یہ دو نمازیں بدعت اور دین میں اضافہ ہیں۔ اگرچہ ان کا ذکر احیاء العلوم الدین اور قوت القلوب جیسی کتابوں میں ملتا ہے لیکن ان سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ شریعتِ اسلامیہ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔"

بے شک یہ تمام باطل ہے اس سے دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے۔ بعض ائمہ پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے ان دونوں کے مستحب ہونے میں پمفلٹ بھی لکھے ہیں پس یہ ان کی غلطی ہے۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن اسماعیل المقدسی نے ایک چھوٹی سی بڑی عمدہ کتاب ان کے باطل ہونے پر لکھی ہے جس میں بڑے عمدہ انداز میں لکھا ہے اور اہلِ علم نے بھی اس مسئلہ پر کافی لکھا ہے۔ اگر ہم اس تمام کو ذکر کریں جو ہم نے اس کے متعلق پڑھا ہے تو کلام بہت طویل ہو جائے گا۔

پس جو ہم نے لکھ دیا ہے شاید وہی طالبِ حق کے لیے کافی و شافی ہے۔ قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اہلِ علم کی کلام سے یہ روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ نصف شعبان کی رات کو اہتمام کرنا، نماز پڑھنا یا اس کے علاوہ اس دن کو روزے سے خاص کرنا اکثر اہلِ علم کے نزدیک بدعت ہے۔ اس کا کوئی اصل شریعتِ مطہرہ میں نہیں ہے بلکہ یہ وہ عمل ہے جو کہ صحابہ کرام کے بعد اسلام میں داخل کیا گیا ہے۔ متلاشی حق کے لیے یہ کافی ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی:

"الیوم اکملت لکم دینکم"

اور اسی طرح کی دوسری آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فرمان:

" ومن احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ" اور اس قسم کی دوسری

احادیث!

اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

" قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتخصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی ولا تخصوا یومھا بالصیام من بین الایام الا ان یکون فی صوم یصومہ احدکم"

"جمعہ کی رات کو قیام کے لیے مخصوص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص کیا جائے البتہ پہلے سے روزے رکھتا آرہا ہے تو جمعہ کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے"

اگر راتوں میں سے عبادت کے لیے کسی رات کو خاص کرنا جائز ہوتا تو جمعہ کی رات سب سے افضل تھی اس لیے کہ وہ دن دوسرے تمام دنوں سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کے قیام کی تخصیص کو منع فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ اس کے علاوہ بالاولی دوسری راتوں کو عبادت کے لیے خاص کرنا جائز نہیں، مگر دلیل کے ساتھ کہ اس کے لیے کوئی ثبوت ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلۃ القدر کی رات اور رمضان المبارک کی دوسری راتوں کے قیام کو مشروع قرار دیا گیا ہے تو اس کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باخبر کیا اور رغبت دلائی اور خود کیا جس طرح کہ مسلم و بخاری میں ہے:

"من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر اللہ له ما تقدم من ذنبه"

"جو انسان رمضان کا روزہ از روئے ایمان اور ثواب کی خاطر رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اسی طرح جو رمضان المبارک کی راتوں میں محض ثواب اور ایمان کے لیے قیام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔"

اگر نصف شعبان کی رات یا رجب کے پہلے جمعہ کی رات یا معراج کی پہلی رات کو خاص کرنا کسی اہتمام کے ساتھ یا عبادت کے ساتھ ہوتا تو ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو آگاہ فرماتے یا آپؐ نے خود کیا ہوتا اور اگر ان میں سے کوئی چیز واقع ہوتی تو صحابہ کرامؓ اس کو بیان کرتے اور امت سے بالکل نہ چھپاتے۔ وہ سب سے بہتر اور لوگوں کی بھلائی چاہنے والے انبیاء کے بعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب علماء کے کلام سے معلوم ہو گیا کہ نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہی صحابہ کرامؓ سے رجب کے پہلے جمعہ کی رات اور نہ ہی نصف شعبان کی رات کی کوئی فضیلت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس کا اہتمام کرنا دین میں زیادتی کرنا ہے۔ اسی طرح عبادت کے لیے بھی خاص کرنا بدعت ہے۔ اسی طرح رجب کی ستائیسویں رات کو بھی جس کو بعض لوگ معراج کی رات سمجھتے ہیں، عبادت کے لیے خاص کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اس کا کوئی خاص اہتمام کرنا بھی جائز نہیں۔ ان دلیلوں کی روشنی میں جو گزر چکی ہیں علماء کا صحیح قول یہ ہے کہ وہ رات پوشیدہ ہے اور جس نے کہا کہ معراج کی رات رجب کی ستائیسویں رات ہے تو اس نے جھوٹ بولا، اس کی احادیث صحیحہ میں کوئی دلیل نہیں۔ کسی نے خوب اچھا کہا ہے ؎

وخیر الامور السالفات علی الهدٰی ۔ وشر الامور المحدثات البدائع

اللہ تعالیٰ سے سوال ہے کہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رہنے اور اس سے ڈرانے کی جو اس کی مخالفت کرے۔ وہی جود و سخاوت والا ہے اور درود و سلام ہوں اس کے بندے اور رسول پر جو کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کی اہل پر اور تمام صحابہ کرام پر۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسالة الرابعة

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لیے اللہ تعالیٰ ان کی اسلام کے ساتھ حفاظت کرے ہمیں اور ان کو جاہل جھوٹوں کے شر سے بچاتے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں ایک ایسی وصیت سے مطلع ہوا جس کا نام حسب ذیل ہے اور وہ مسجد نبوی کے خادم الشیخ احمد کی طرف منسوب ہے،

"یہ وصیت مدینہ منورہ سے مسجد نبوی کے خادم شیخ احمد کی طرف سے ہے ———— میں ایک دن جمعہ کی رات جاگ رہا تھا اور تلاوت کلام پاک میں مشغول تھا۔ تلاوت کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو پڑھا ان سے فارغ ہونے کے بعد میں نے نیند کے لیے تیاری کی تو میں نے ایک نورانی چہرہ دیکھا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آپ نے فرمایا: "اے شیخ احمد" میں نے کہا "اللہ کے رسول اور تمام مخلوق سے بہتر میں حاضر ہوں" تو آپ نے فرمایا کہ "میں لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے شرمندہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے نہیں جا سکتا اور نہ ہی فرشتوں کے سامنے کیونکہ ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار آدمی مرے ہیں جو کہ مسلمان نہ تھے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آپؐ نے ان بعض گناہوں کا ذکر فرمایا جن میں آج کل لوگ ملوث ہیں۔ پھر فرمایا۔ "یہ وصیت ان کے ساتھ شفقت کرتے ہوئے رب ذوالجلال کی طرف سے ہے۔" پھر قیامت کی بعض نشانیاں بتائیں یہاں تک فرمایا کہ "اے شیخ احمد ان کو بتا دے کہ یہ وصیت تقدیر کی قلم سے لوح محفوظ سے لکھی گئی ہے۔ جو اس کو لکھے گا یا ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجے گا۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ تو اس کے لیے جنت میں ایک محل تیار کیا جائے گا اور جو یہ نہیں کرے گا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ اگر فقیر نے اس کو لکھا تو اس کو اللہ تعالیٰ مالدار کر دے گا۔ اگر مقروض ہے تو اس کا قرضہ ادا ہو جائے گا یا وہ گنہگار ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف کر دے گا اس وصیت کی برکت سے۔ جو اس کو نہیں لکھیگا تو اس کا چہرہ دنیا اور آخرت میں سیاہ ہو جائے گا۔" اور کہا "اللہ کی قسم (تین مرتبہ فرمایا) یہ حقیقت ہے اگر میں جھوٹا ہوں تو دنیا سے بے ایمان ہو کر مروں جس نے اس کو سچ سمجھا تو وہ جہنم کے عذاب سے آزاد ہو گیا اور جس نے جھٹلایا وہ کافر ہو گیا۔"

یہ اس جھوٹی وصیت کا خلاصہ ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس جھوٹی وصیت کو ہم کئی سالوں سے سن رہے ہیں جو کہ لوگوں کے درمیان کبھی نہ کبھی اڑتی رہتی ہے، عام لوگوں میں یہ کثرت سے پھیل گئی ہے اور اس کے الفاظ میں اختلاف ہے، اس وصیت کا دعوے کرنے والا جھوٹا ہے، اس نے دعوے کیا ہے کہ اس نے رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب کہ وہ نیند کی تیاری کر رہا تھا نہ کہ نیند کی حالت میں۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس نے جاگنے کی حالت میں آپؐ کو دیکھا۔ اس جھوٹے نے اس وصیت میں بہت سی چیزیں بیان کی ہیں جو کہ واضح طور پر جھوٹی ہیں۔ عنقریب وہ سب بیان کی جائیں گی۔ میں نے لوگوں کو اس کے متعلق متنبہ کیا تھا کہ یہ واضح طور پر جھوٹ اور دجل ہے۔ جب مجھے یہ آخری دفعہ معلوم ہوا تو میں نے اس کے متعلق لکھنے کا ارادہ کیا۔ اس کے جھوٹ کو ثابت کرنے اور اس جھوٹے کی جرأت مندی کی وجہ سے مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ یہ جھوٹ لوگوں میں رواج پکڑ جائے گا کہ جو ذرا بھی سمجھدار اور جس کی فطرت سلیم ہو گی، وہ فوراً اس کو جھوٹ سمجھے گا لیکن بعض دوستوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ اکثر لوگوں میں پھیل گئی ہے اور بعض نے اسے سچ سمجھ لیا ہے۔

بنابریں میں نے خیال کیا کہ اس جھوٹ کو واضح کیا جائے اور لوگوں کو بتایا جائے تو یہ وصیت اللہ کے رسول پر ایک بہتان ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو بچنا ضروری ہے تاکہ کوئی ایماندار اس سے دھوکے میں نہ آجائے۔ ویسے بھی عقلمند آدمی اگر اس وصیت پر غور کرے تو کئی طرح سے اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

میں نے شیخ احمد کے خویش واقارب سے بھی اس سلسلہ میں رابطہ قائم کیا۔ انہوں نے بھی بتایا کہ یہ بالکل جھوٹ اور بہتان ہے اور وہ کافی عرصہ سے فوت ہو چکے ہیں۔ اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے کہ شیخ احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کسی بڑے نے حضرت علیہ السلام کو نیند یا بیداری میں دیکھا ہے اور آپؐ نے اسے یہ وصیت کی ہے تو بھی اس کا سچ ماننا محال ہے بلکہ ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کی وصیت کرنے والا شیطان ہے کیونکہ :
ا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے بعد کسی کو بیداری کی حالت میں نہیں مل سکتے اور جو صوفیا۔ اس قسم کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہم نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری میں دیکھا ہے یا آپؐ مولد کے وقت حاضر ہوتے ہیں تو یہ نہایت بہتان تراشی اور کذب بیانی ہے اور کتاب وسنت اور اہلِ علم کے اجماع کی مخالفت ! کیونکہ جس ذی روح کا روح قبض ہو چکا ہے وُہ قیامت کے دن ہی زندہ ہو گا اور اپنی قبر سے نکلے گا۔ اس سے پہلے اس کا دُنیا میں زندہ ہو کر آنا نہایت مشکل بلکہ محال ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں ہے :

"ثم انکم بعد ذالک لمیتون
ثم انکم یوم القیامۃ
تبعثون"

www.KitaboSunnat.com

"اس کے بعد بلاشبہ تم پر موت
آئے گی اور پھر قیامت کے دن
اٹھائے جاؤ گے"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مُردوں کا اٹھنا قیامت کے دن ہو گا دنیا میں ہرگز نہیں ، جو انسان اس کے خلاف کہتا ہے وُہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا اور بہتان تراشی ہے اور وہ اس حق سے کوسوں دُور ہے جسے سلف صالحین نے پہچانا اور لوگوں تک پہنچایا۔

۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی زندگی میں حق کے خلاف بات نہیں کہی اور نہ ہی موت کے بعد ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس جھوٹی وصیت میں کئی ایسی باتیں ہیں جو شریعتِ اسلامیہ کے خلاف ہیں جنکا ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

اس میں شک نہیں کہ حضور علیہ السلام کی زیارت خواب میں ہو سکتی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ "جس نے مجھے نیند میں دیکھا اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا" لیکن یہ بات ملحوظِ خاطر رہنی چاہیئے کہ دیکھنے والا ایماندار، صاحبِ دیانت، امانت دار اور سچا ہو، اور اسے پختہ یقین ہو کہ واقعی اس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اصل صورت میں دیکھا ہے آپؐ کو کسی اور کی صورت میں نہیں دیکھا۔

اگر کوئی بات عادل، ثقہ اور صاحبِ ضبط کے طریق سے علاوہ مروی ہے تو اس کا اعتماد نہیں کیا جائیگا۔ اسی طرح اگر کوئی روایت ثقہ راوی سے مروی ہے لیکن وہ اپنے سے مرتبہ میں اونچے راویوں کی مخالفت کرتا ہے تو ان دونوں روایتوں میں کوئی جمع و تطبیق کی صورت بھی نہیں، تو بھی ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہوگی۔ ناسخ پر حسبِ شروط عمل کیا جائیگا۔ جب عمل کی بھی کوئی صورت نہیں اور نہ ہی ان کے درمیان تطبیق دی جا سکتی ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لامحالہ کم درجہ والے راوی کی روایت کو ترک کرنا پڑے گا اور اسے شاذ قرار دیا جائے گا۔ اس قاعدہ کے لحاظ سے ہم اس وصیت کو پرکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ناقل مجہول الحال ہے۔ اس کی عدالت و ثقاہت کا ہمیں کوئی علم نہیں۔ یہ وصیت ویسے بھی ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے اگرچہ اس میں کوئی بھی خلافِ شریعت بات نہ ہو لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں کئی ایسی چیزیں ہیں جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہیں تو بالاولی اسے ترک کرنا چاہیے۔ بلاشبہ یہ وصیت جھوٹی اور اللہ کے نبیؐ پر بہتان ہے اور اس میں ایسی شریعت سازی کی گئی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جس نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔"

اس وصیت تراش نے بھی رسولِ خدا پر جھوٹ باندھا ہے۔ اسے چاہیے کہ جلدی توبہ کرے اور لوگوں میں اعلان کرے کہ میں نے جھوٹ کہا ہے تاکہ عامۃ الناس بھی اس کے رجوع سے باخبر ہو جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدٰی من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتاب اولٰئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللٰعنون الا الذین تابوا واصلحوا وبینوا فاولٰئک اتوب علیھم وانا التواب الرحیم"

"کہ جس لے ہماری بیان کردہ واضح ہدایات کو لوگوں سے چھپاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا، اس پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت بھیجتے ہیں بلکہ ہر لعنت کرنے والا اس پر لعنت کرتا ہے۔ البتہ جو توبہ کرے، اس کے بعد اپنی اصلاح کرے اور چھپائی ہوئی چیز کو بیان کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ بلاشبہ میں توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہوں!"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ جس انسان نے حق بات کو چھپایا، اس کی توبہ اصلاح اور بیان کے بعد قبول ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اپنے آخر الزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر اپنی نعمت کو بھی پورا کر دیا ہے۔ اور اپنے پیغمبرؐ کی طرف دین کامل بذریعہ وحی بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دین مکمل ہونے کے بعد اپنے پاس بلایا ہے۔ فرمانِ خداوندی ہے:

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔"

یہ کذاب چودھویں صدی میں اٹھا ہے اور دعوٰے کرتا ہے کہ جو اس کی بنائی ہوئی شریعت پر عمل کرے گا وہی جنتی اور ہدایت یافتہ ہے اور جو اسے جھوٹ کہے گا وہ جنت سے محروم اور جہنم کا مستحق ہو گا۔ دراصل وہ یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ یہ وصیت قرآن سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ اسے طبع کر کے بستی بستی پہنچانے پر جنت کا حقدار کہا گیا ہے اور جو ایسا نہ کرے گا اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش اور جنت سے محروم گردانا گیا ہے۔ یہی اس کے جھوٹے ہونے کی سب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی دلیل ہے۔ کیونکہ قرآن جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اس کی بھی یہ فضیلت نہیں کہ اسے طبع کر کے سستی بستی پہنچانے والے کو جنت کا ٹکٹ مل جائے اور جو ایسا نہ کرے وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے، حالانکہ نجات کا دارومدار اعمالِ صالحہ پر ہے۔ قرآن پاک کی طباعت اور اسے لوگوں میں عام کرنا بجائے خود ایک اچھا کام ہے، لیکن صرف اسی پر بھروسہ کر بیٹھنا مومن کا شیوہ نہیں ہے۔ اس بہتان تراش کی بات کا تو یہ مطلب ہے کہ ایک مومن جو پابند شریعت ہے لیکن اس کی ہر غو وصیت قریہ قریہ نہیں پہنچاتا وہ جنت اور سفارش کا حقدار نہیں ہے بلکہ مرنے کے بعد وہ سیدھا جہنم رسید ہو گا۔ حاشا وکلاّ!

صرف یہی بات اس کی وصیت کے من گھڑت ہونے کے لیے کافی ہے اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسے امور میں جو اس کے جھوٹے پر دلالت کرتے ہیں اگرچہ عذاب اس وصیت کے سچا ہونے پر قسمیں اٹھاتا ہے اور اگر جھوٹی ہو تو اپنے آپ کو عذاب الٰہی کا مستحق گردانتا ہے لیکن ہم اپنے اللہ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ کہتے ہیں کہ یہ وصیت بالکل جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اس پر کسی کو اعتماد نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی یہ اس قابل ہے کہ انسان کو جنت تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ اس بہتان تراش کو دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار کرے۔ اب ہم اس کے جھوٹے ہونے پر اور دلائل دیتے ہیں جن کا ہم سابقہ صفحات میں وعدہ کر آئے ہیں:

۱۔ مفتری کہتا ہے کہ "جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک سو ساٹھ ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان غیر اسلام پر مرے ہیں'' یہ ایک ایسی بات ہے جس کا تعلق خزانۂ غیب سے ہے اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کا سلسلہ دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ختم ہو چکا ہے۔ باقی رہا غیب کا مسئلہ، تو اپنی زندگی میں بھی نہیں جانتے تھے۔ چہ جائیکہ آپؐ کے وصال کے بعد یہ کہا جاتے کہ حضور علیہ السلام عالم الغیب ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب"

"اے میرے حبیب! اعلان فرما دیں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے نہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں"!

دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"قل لا یعلم من فی السموٰت والارض الغیب الا اللہ"!

"زمین و آسمان کا غیب اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا"!

اور حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب لوگوں کو حوضِ کوثر سے ہٹایا جاتے گا تو میں کہوں گا کہ یہ تو میری امت سے ہیں۔ تو مجھے جواب دیا جاتے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے جانے کے بعد انہوں نے کیا نئے نئے گل کھلاتے ہیں، اس وقت میں وہی بات کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہی تھی:

"وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شیءٍ شھید"

" الٰہی، جب تک میں ان میں موجود رہا، ان کی نگہبانی کرتا رہا اور جب آپ نے مجھے اپنے پاس بلا لیا تو آپ ہی ان کے محافظ ہیں کیونکہ آپ ہر چیز پر گہری نگہبانی رکھتے ہیں۔"

دوسری بات جو اس کے جھوٹ ہونے کا واضح ثبوت ہے وہ یہ کہ لکھنے والا اگر تنگ دست ہے تو مالدار بن جائے گا۔ اگر مقروض ہے تو قرض اتر جائے گا اور اگر اس پر کسی قسم کا گناہ ہے تو معاف ہو جائیگا۔ بلکہ اس وصیت کی برکت سے اُس کے والدین کو بھی اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، اس سے بڑھ کر اور کیا جھوٹ ہو سکتا ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کذاب اور مفتری نہایت بے حیا اور بے شرم ہے، جس نے اس قسم کی باتیں کہہ دی ہیں کیونکہ اس قسم کی فضیلت تو قرآن مجید لکھنے سے بھی حاصل نہیں ہوتی جو اللہ تعالیٰ کی کلام اور افضل کتاب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروغ گو لوگوں کو دھوکے میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ لوگ اس میں الجھ کر رہ جائیں اور جو مغفرت کے اسباب شریعت نے بتلاتے ہیں، انہیں ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی رسوائی سے محفوظ رکھے۔

تیسری بات جو اس کے جھوٹ ہونے کا واضح ثبوت ہے یہ ہے، کہ جو انسان اسے نہیں لکھے گا اس کا دُنیا اور آخرت میں منہ سیاہ ہو گا۔ یعنی اُسے کہیں بھی کامیابی نصیب نہیں ہو گی۔ اس سے بڑھ کر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک چودھویں صدی کا بد باطن اللہ کے رسول پر جھوٹ باندھے اور کہے کہ جو اس کو نہیں لکھے گا وُہ ناکام و بے مرام ہے اور جو لکھے گا وُہ کامران و بامراد ہو گا۔ سبحانک ہذا بہتان عظیم!

دلائل اور واقعات اس کی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جنھوں نے اس وصیت کو نہیں لکھا لیکن ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے، اسی طرح بہت سے ایسے ہیں جنھوں نے ایک مرتبہ نہیں کئی مرتبہ اس وصیت نامہ کو لکھ کر تقسیم کیا ہے لیکن اس کے باوجود وُہ بے نوا اور مقروض ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دلوں کے ٹیڑھے پن اور گناہوں کے زنگ سے محفوظ رکھے۔ شریعت اسلامیہ میں قرآن مجید کے متعلق اتنی فضیلت نہیں، چہ جائیکہ ایک جھوٹا وصیت نامہ لکھنے سے اتنا درجہ مل جائے جو سراسر جھوٹ کا پلندا ہے۔

چوتھی بات جو اس کے جھوٹ کو ظاہر کرتی ہے یہ ہے کہ جو اس کی تصدیق کرے گا وُہ جہنم کے عذاب سے نجات پا جائے گا۔ اور جس نے اسے جھٹلایا وُہ کافر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جھوٹا انسان درپردہ لوگوں کو اس وصیت نامہ کو سچا ماننے کی دعوت دے رہا ہے۔ اور یہ بھی تاثر دیتا ہے کہ ایسا کرنے سے تمہیں جہنم کے عذاب سے نجات مل جائے گی اور اگر اس کو سچا نہ مانا گیا تو تم کافر بن جاؤ گے۔ قسم بخدا! اللہ کے ذمہ اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ ہم حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ یہ بات جھوٹی اور بے بنیاد ہے بلکہ جو اس کی تصدیق کرے گا وُہ خارج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن الاسلام ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اس کی تکذیب کرنے والا گنہگار ہو یا ملت سے خارج ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ یہ انسان جھوٹا ہے کیونکہ اُس نے شریعت سازی جیسے عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے جو صرف اللہ کا کام ہے اور دین میں ایسی چیز داخل کی ہے جس کا دین اسلام سے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس بہتانِ عظیم سے چودہ سو سال قبل اپنے دین کو مکمل کر دیا اور اس قسم کے اضافوں کی قطعاً کوئی ضرورت باقی نہیں رہنے دی۔

میرے عزیز مسلمان بھائیو! اس قسم کے جھوٹے وصیت نامہ کی تصدیق سے اجتناب کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری سستی سے یہ وبا عام ہو جائے، حق واضح ہو چکا ہے، اس کی تلاش میں کوشش کرو اور اسے دلیل و ثبوت سے حاصل کرو اور جو بات تمہیں سمجھ نہ آئے اہل علم سے پوچھو لیکن اس قسم کے دجالوں سے کنارہ کش رہو خواہ کتنی ہی قسمیں کیوں نہ اٹھائیں۔ ابلیس نے بھی ہمارے والدین کو قسم اٹھا کر یہ تاثر دیا تھا کہ میں تمہارے لیے خیر خواہ ہوں لیکن درپردہ اس نے ایسی دشمنی کی کہ قیامت تک کے لیے جنت سے محروم کر دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے کہ:

"وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین"

"قسم بخدا! میں تمہارے لیے خیر خواہ ہوں"

اے بندگانِ خدا! شیطان کے کارندوں سے بچو، ان کی کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ ہمیں سیدھے راستے سے دور رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس قسم کے شیطانوں کے شر سے محفوظ رکھے اور فتنہ پردازوں کے فتنہ سے بچائے رکھے یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو ختم کر دیں لیکن ع پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا
البتہ اس کذاب نے جو منکرات و فواحش کے ظہور کا ذکر کیا ہے تو اسکی چنداں ضرورت نہ تھی کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں اسکے بیان کرنے سے پہلے ہی ہمیں اس قسم کے واقعات کی خبر دے دی گئی ہے اور ہمیں متنبہ کیا گیا ہے بس یہی ہمارے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کے حالات درست کر دے ہمیں حق کی اتباع اسپر مضبوط رہنے اور سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔ فانہ ہو التواب الرحیم والقادر علیہ!

باقی رہا قیامت کی نشانیوں کا ذکر تو احادیث میں انکے متعلق بھی کافی ذخیرہ موجود ہے قرآن مجید نے بھی بعض نشانیوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو آج کل ظاہر ہو رہی ہیں۔ جسے ضرورت ہو وہ ذخیرہ احادیث اور اہل علم کی تالیفات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کے کذاب کو قطعاً کوئی حق نہیں پہنچتا کہ باطل کو حق کے ساتھ ملا کر پیش کرے اور سادہ لوح لوگوں کو اندھیرے میں رکھے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ الصادق الامین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ باحسان الی یوم الدین!

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

الرئیس العام لادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ

والارشاد بالریاض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منشوراتنا

١- الجواب المفيد فی حکم التصویر
٢- رسالة تبحث فی مسائل الحجاب والسفور
٣- اقامة البراهين على حکم من استغاث بغير الله
اوصدق الکهنة والعرافين
٤- مواقف اليهود من الاسلام وفضل الجهاد والمجاهدين
٥- ثلاث رسائل فی الصلاة
٦- فضل الصوم رمضان وقيامه
٧- التحذير من البدع

تطلب من

www.KitaboSunnat.com

١- مکتبہ الجامعة الاسلامية حاجی آباد فیصل آباد پاکستان

٢- مکتبہ الجامعة الکمالية راجوال ساہیوال پاکستان